82551 ـ اہل سنت كے مخالف عقيدہ پر مبنى كتابيں فروخت كرنے والے كو كمپيوٹر پروگرام بيچنا

سوال

ہمارى كمپنى پروگرام (سٹوروں اور حساب و كتاب ركھنے والے) فروخت كرتى ہے، اس وقت ہميں ايك پروگرام كا آرڈر ملا ہے جس ايك سٹيشنرى ميں موجودہ كتاب اور فروخت كردہ اشياء كا حساب ركھنے كے ليے ہے، اس كا مالك بدعتى ہے اور ان لوگوں ميں سے ہے جو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كےصحابہ كرام پر سب و شتم كرتے اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى ازواج مطہرات پر لعن طعن كرتے ہيں.
اس دوكان كا مالك اپنے خاص مسلك كى كتابيں فروخت كريگا جن ميں شرعى مخالفات پائى جاتى ہيں، كيا ہمارے ليے انہيں يہ پروگرام فروخت كرنا جائز ہے، اور كيا ہم پر كوئى گناہ ہوگا ؟
اور كيا اگر ہم اسے پروگرام فروخت كر ديتے ہيں تو كيا ہم اس گناہ اور باطل عقيدہ كے نشر كرنے ميں معاون و مدد گار ہونگے ؟
حالانكہ وہ يہ كتابيں صرف اپنے مسلك كے پيروكاروں كو ہى فروخت كرےگا، ہم تو صرف اس كى فروخت ہونے والى اشياء كى ترتيب اور حساب ركھنے ميں معاونت كرينگے، يہ علم ميں رہے كہ اس وجہ سے ہم اپنى فروخت ہونے والى اشياء كے نفع ميں سے بہت زيادہ صدقہ بھى كرينگے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر آپ كو يہ علم ہو كہ اس پروگرام سے اللہ تعالى ارو اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كى نافرمانى و معصيت ميں مدد اور تعاون ليا جا رہا ہے تو پھر آپ كے ليے ايسے شخص كو يہ پروگرام فروخت كرنا جائز نہيں، مثلا سودى بنكوں يا جو اہل سنت كے عقيدہ كے مخالف كتابيں فروخت كرتا ہو؛ كيونكہ ايسا كرنے ميں گناہ اور ظلم و زيادتى ميں تعاون ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى اور خير كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو، اور گناہ اور ظلم و زيادتى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو المآئدۃ (2).

اور فقہاء كرام كا يہ فيصلہ ہے كہ جس كے متعلق علم ہو جائے كہ يہ اسے معصيت و نافرمانى ميں استعمال كريگا تو اسے وہ چيز فروخت كرنى يا كرايہ پر دينى جائز نہيں ہے:

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور اس کا اجمالی طور پر یہ ہےکہ: جس شخص کے متعلق یہ اعتقاد ہو کہ وہ اس سے شراب کشید کریگا تو اسے جوس فروخت کرنا حرام ہے، پھر وہ کہتے ہیں: اور ہر اس چیز کا حکم بھی اسی طرح ہے جس سے حرام کا مقصد ہو، مثلا حربی کافروں کو اسلحہ فروخت کرنا، یا ڈاکہ ڈالنے والے لٹیروں کو، یا فتنہ و فساد میں، اور اسی طرح گانے کے لیے لونڈی فروخت کرنا، یا اسے اجرت پر بھی دینا، یا شراب کشید کرنے کے لیے گھر کرایہ پر دینا، یا چرچ اور کنیسہ بنانے کے لیے گھر کرایہ پر دینا، اور اس طرح کی دوسری اشیاء تو یہ حرام ہے، اور ایسا معاہدہ باطل ہو گا " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (4 / 154).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس چیز سے حرام کام کرنے کا مقصد ہو وہ چیز فروخت کرنی صحیح نہیں، مثلا اگر علم ہو جائے کہ جوس شراب کشید کرنے کے لیے خریدا جا رہا ہے، جیسا کہ امام احمد وغیرہ کا مسلك ہے، یا اس کے متعلق گمان ہو کہ وہ اس سے شراب کشید کریگا، یہ امام احمد کا ایك قول ہے اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ: اصحاب (امام احمد کے اصحاب) کا کہنا ہے:

اگر مالك مکان یہ گمان کرے کہ کرایہ دار اسے کسی معصیت کے لیے کرایہ پر لے رہا ہے مثلا شراب فروخت کرنے کے لیے یا کوئی اورحرام کام تو اسے وہ گھر کرایہ پردینا جائز نہیں، اور اس کا کرایہ کا معاہدہ صحیح نہیں ہوگا، اور کرایہ اور فروخت کرنا برابر ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (5 / 388).

ان کا یہ بھی کہنا ہے:

" اور ہر وہ لباس جس کے متعلق یہ گمان ہو کہ اس سے معصیت و نافرمانی میں مدد لی جائیگی تو اسے ایسے شخص کے لیے فروخت کرنا یا سلائی کر کے دینا جو اس سے معصیت و نافرمانی اور ظلم میں مدد حاصل کرے جائز نہیں " انتہی.

دیکھیں: شرح العمدۃ (4 / 386).

اور الموسوعۃ الفقہیۃ میں درج ہے:

" جمہور علماء کا مسلك یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس سے حرام کام لینا مقصد ہو، اور وہ معاملہ جو معصیت کی طرف لے جائے وہ حرام ہے، اگر کسی خریدار کے متعلق یہ علم ہو جائے کہ وہ اس سے یہ (حرام) کام کرنا چاہتا ہے تو

اسے وہ چیز فروخت کرنی جائز نہیں " انتہی.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (9 / 213).

محترم سائل کو یہ بات جان لینی چاہیے کہ جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترک کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس کے نعم البدل میں اس سے بھی اچھی اور بہتر چیز عطا فرماتا ہے، جیسا کہ یہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور یہ کہ اللہ تعالی کے پاس جو اجروثواب اور جنت ہے وہ صرف اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے ہی حاصل كي جا سکتی ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے:

" بلا شبہ روح القدس نے میرے دل میں یہ بات القاء کی ہے کہ کوئی بھی جان اس وقت تك فوت نہیں ہوگی جب تك کہ وہ اپنا وقت پورا نہ کر لے، اور اپنی ساری روزی حاصل نہ کر لے، تو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور طلب میں اچھا طریقہ اختیار کرو، اور تم میں سے کسی ایك کو روزی میں تاخیر اور کمی اس پر نہ ابھار دے کہ وہ اللہ تعالی کی نافرمانی کر کے روزی تلاش کرنے لگے، کیونکہ اللہ تعالی کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا "

اسے ابو نعیم نے " الحلية " میں ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2085) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرے اللہ تعالی اس کے لیے چھٹکارے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرے تو اللہ تعالی اس کو کافی ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے ہی رہیگا، یقینا اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایك اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 - 3).

ہم اللہ تعالی سے اپنے اور آپ کے لیے سیدھی راہ کی توفیق طلب کرتے ہیں.

واللہ اعلم .